

احکام و مسائل رمضان المبارک

از رشحات فکر : حضرت العلام مولانا حافظ عبدالغفور بانی جامعہ العلوم الاثریہ جہلم

الحمد لله الذي كفى والصلاة والسلام على عباده الذين اصطفى، اما بعد :

قال الله تبارك وتعالى في كلامه القديم، اعوذ بالله من الشيطان الرجيم

(يا ايها الذين آمنوا اكتب عليكم الصيام كما كتب على الذين من قبلكم لعلكم تتقون) (سورة البقرة: ۱۸۳)

اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے ہیں۔ جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے۔ تاکہ تم پر ہیزگار بن جاؤ۔

تشریح : اللہ رب العالمین نے اپنے انعام، فضل و رحمت کی جو بدش گلی دنیا پر کی ہے۔ اس میں سے ایک یہ انعام روزہ رمضان ہے

جو اسلام کے لوگانِ ختم میں سے ہے۔ قرآن پاک کی مندرجہ بالا آیت میں روزہ کی فرضیت بیان کی گئی ہے۔ اور بتایا گیا ہے کہ جس طرح

تم سے پہلی امتوں پر روزہ فرض ٹھہرایا گیا تھا، اسی طرح تم پر (یعنی امت محمدیہ ﷺ پر) روزہ فرض فرلایا گیا ہے۔

حدیث سے روزہ کی فرضیت : نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں۔

”انا کم رمضان شہر مبارک فرض اللہ علیکم صیامہ،“ (الحدیث۔ احمد۔ سنائی)

رمضان المبارک آپ کا ہے یہ بہت کت مہینہ ہے۔ اس کے روزے اللہ تعالیٰ نے تم پر فرض کر دیئے ہیں۔

وہ لوگ بند مرتبہ اور لوٹنے درجہ پر نازل ہیں جو رمضان المبارک کے دنوں میں روزے رکھتے اور راتوں کو قیام کرتے ہیں۔

مفہوم روزہ : نفل نفل کے نزدیک اوقات مہینہ میں کمانے پینے سے رکے رہنے کا نام روزہ ہے۔ (المنہج)

نفل شرع نے صوم اور صیام سے یہ مر لویا ہے کہ انسان صبح صادق سے لے کر غروب آفتاب تک صرف اللہ تعالیٰ کی

خوشنودی حاصل کرنے کی غرض سے کمانے پینے اور دیگر محرکات سے بند رہے۔

فضیلت روزہ رمضان یا فلسفہ روزہ : تزکیہ نفس، مجاہدہ اور شہوت نفسانی پر قابو پانے میں روزے کو پورا نفل ہے۔ گو

دوسری عبادتیں بھی تزکیہ، بھلائے، زہد اور تقرب الی اللہ کا ذریعہ ہیں مگر روزہ تمام خواہشات و شہوت سے روکتا ہے۔ روزہ مرغوب

و محبوب اشیاء کو بھی چھڑاتا اور شہوانی و حیوانی قوتوں کو اعتدال پر لاتا ہے۔ تاکہ نفس، سعادت اخروی و حیات لہدی و سردی اور مسرت

جلدانی حاصل کرنے کے قابل ہو کر اس کے لئے کلاہ و تیار ہو جائے۔ نفس کشی، جھاکشی اور حیات و مجاہدہ کا خاکہ ہو۔ ہمدردی و غم

خواری احسان اور نیک سلوک کی طرف مائل ہو۔ فخر و، مساکین اور نفل حاجت کی مصیبتوں اور تکلیفوں کا اندازہ کرے۔ اور ان کو یاد

کرے اور کھانا چترک کر کے انسانی اعضاء پر شیطان تصرف کے تمام راستے بند کر دے اور ہر ایک عضو (ناک، کان، زبان، آنکھ، ہاتھ،

پاؤں) اور ہر ایک قوت سرکشی و طغیانی سے ہمہ ہو جائے۔

روزہ ڈھال ہے : رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :

”الصيام جنة وحصن وحصين من النار“ (مسند احمد) یعنی روزہ ڈھال ہے۔ جس طرح ڈھال کا کام، تلوار اور ہتھیار کے اثر سے چھانپے۔ اسی طرح روزے کا کام اللہ کی نافرمانی اور گناہوں سے روکنا اور چھانپنا ہے۔ الغرض یہ کہ شریعت اسلامیہ میں روزے کی فرضیت و مشروعیت میں ہمہوں کے لئے بڑی مصلحتیں ہیں۔ اور ان کے حق میں دنیا و آخرت دونوں جہان کی خوبیاں اور فوائد اس میں جمع کر دیئے گئے ہیں۔

رویت ہلال : رمضان المبارک کے چاند کیلئے ایک اور عید کے چاند کے لئے دو مسلمان جمع شریعت کی شہادت ہونی چاہیے (کتب احادیث)

رویت ہلال کی دعا : ”اللهم اهله بالامن والامان والسلامة والاسلام ربى وربك الله“ (ترمذی)

مشکوٰۃ کو روزہ : اس حضرت ﷺ نے فرمایا کہ غبارِ یابدل ہو تو مشکوٰۃ کو دن کا روزہ نہ رکھو۔ بلکہ شعبان کے تیس دن پورے کرو۔ (حاری و مسلم)

روزہ کی نیت : طلوع فجر سے پہلے فرضی روزے کی نیت کر لینی ضروری ہے۔ ورنہ اس کا روزہ صحیح نہیں۔ (مشکوٰۃ)

زبان سے نیت کے الفاظ لانا ”وَبصوم غدہ نوبت“ کہنا بدعت ہے۔ اس کا شریعت محمدیہ ﷺ میں کوئی ثبوت نہیں۔ نیت درحقیقت دل کا فعل ہے۔ زبان کا فعل نہیں۔ یہ حکم فرضی روزے کے متعلق ہے۔ نقلی روزے کی نیت نماز فجر کے بعد صحیح ہے۔

افطار کی دعا : ”ذهب الظماء وابتلت العروق وثبت الاجران شاء الله تعالى“ (ابوداؤد)

یعنی پیاس رفع ہو گئی اور رگیں تر ہو گئیں اور اللہ نے چاہا تو روزہ کا اجر و ثواب ثابت ہو چکا۔

دوسری دعا : ”اللهم لك صمت وعلی رزقك اططرت“۔ خدا لیا میں نے تیرے ہی لئے روزہ رکھا اور تیرے ہی رزق سے افطار کیا۔ (مشکوٰۃ)

رمضان شریف کے روزے کا ثواب : ابن آدم کی ہر نیکی پر دس سے سات سو گنا اضافہ کیا جاتا ہے۔ مگر روزہ اس قانون سے الگ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ روزہ صرف میرے لئے رکھا جاتا ہے۔ اور اس کا بدلہ بھی میں خود ہی دوں گا۔ روزہ دار صرف میری رضا کے لئے کھانے پینے اور اپنی دیگر خواہشات کو ترک کرتا ہے۔ (حاری و مسلم)

ایک اور حدیث میں ہے کہ : ”اگر میری امت کو یہ معلوم ہو جاتا کہ رمضان کیا چیز ہے تو میری امت یہ تمنا کرتی کہ سارا سال ہی رمضان ہو جاتا۔“

ترک روزہ کا گناہ : جو شخص بلاعذر شرعی رمضان المبارک کا ایک روزہ چھوڑ دے تو پھر ساری عمر کے روزے اس

کی تلاقی نہیں کر سکتے۔

اللہ کی رحمت سے دور کون ہے؟ وہ بد نصیب اللہ کی رحمت سے دور ہے جسے رمضان جیسا بابرکت مہینہ ملے اور پھر بھی وہ اپنی حرص نہ کر سکے اگر وہ اس مہینے میں بھی نہ جھٹلایا تو پھر اس سے بڑھ کر اور کون سا دن اسے نصیب ہو گا۔ (ترغیب و ترہیب)

رمضان المبارک کا احترام : سید الانبیاء ﷺ نے فرمایا: جب رمضان کا مہینہ آتا ہے۔ آسمان، جنت اور اللہ تعالیٰ کی رحمت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین قید کر دیئے جاتے ہیں۔ (بخاری و مسلم)

یہ مہینہ ایسا بابرکت ہے کہ اس میں رحمت الہی کا عظیم نزول ہوتا ہے۔ اور ہر گناہ الہی کے اعمال بلا روک ٹوک اللہ کے حضور میں پہنچائے جاتے ہیں اور مومنوں کی دعائیں اور نیکیاں قبولیت و اجابت کے درجہ کو پہنچتی ہیں اور انہیں عمل صالح اور کار خیر کی توفیق ملتی ہے نیز معصیت اور گناہ سے بچنے اور کنارہ کش ہونے کو مدد اور قوت پہنچتی ہے۔

گناہوں کی معافی : جو شخص رمضان کے روزے ایمان اور اللہ تعالیٰ سے ثواب حاصل کرنے کی نیت سے رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہوں کو معاف کر دیتا ہے۔ اور شب قدر میں قیام کرنے والا جو ایمان اور ثواب کی نیت سے ایسا کرتا ہے۔ اس کے تمام گناہوں کی معافی ہو جاتی ہے۔

عبادت کا ستر گنا ثواب : جو شخص اس ماہ میں کوئی نفل کام کرتا ہے تو اسے فرض کے برابر ثواب ملتا ہے۔ اور جو فرض ادا کرتا ہے اسے اتنا اجر عطا ہوتا ہے جتنا کہ غیر رمضان میں ستر فرض ادا کرنے سے ملتا ہے۔ (مشکوٰۃ)

سختاوت اور ہمدردی کا مہینہ : رسول اللہ ﷺ نے رمضان المبارک میں بہ نسبت دوسرے دنوں کے بہت صلوات فرمایا کرتے تھے۔ نیز آپ کا ارشاد ہے کہ رمضان المبارک کا صدقہ تمام صدقوں سے بھر ہے۔

اگر حضرت ﷺ نے رمضان المبارک کو شہر المواساة فرمایا۔ یعنی یہ ایک دوسرے سے اظہار ہمدردی کا مہینہ ہے۔

نسیءِ صحت : نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: صوموا تصحوا۔ (ترغیب و ترہیب طبرانی)۔ یعنی روزے رکھا کرو صحت یاب ہو جاؤ گے۔

روزہ ٹیس پر ہیروز : روزہ کا مقصد کھلی اور پرہیزگاری ہے۔ یعنی نفس کو اخلاقِ رذیلہ و خصائلِ ناپسندیدہ سے پاک کر کے اپنے کو عمدہ اخلاق اور نیک اعمال اور نیک عادات سے مزین (یعنی آراستہ و پیراستہ) کرنا، اصل طہارت و پاکیزگی نفس کی صفائی ہے۔ حرص، طمع، لالچ، بے نیابت، چغلی، جھوٹ، حسد، کینہ، ریاء، عدولت، بغض، خیانت، جھوٹ، وعدہ خلافی، فریب، نظربد اور بری عادات سے کلمہ اجتناب کرنا ہے۔ صرف کھانا پینا چھوڑ دینا اور بیوی کے اجتناب سے روزہ کی غرض وقایعت میں ہے۔ یہ تمہیں نفس ہے۔ اس لئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "من لم یدع قبول الزور والعمل بہ فلیس للہ حاجۃ فی ان یدع طعامہ وشرابہ"۔ (بخاری شریف)

جو شخص روزے کی حالت میں جھوٹ اور جھوٹ پر عمل کرے گا میں چھوڑتا تو اللہ تعالیٰ کو اس کے بھوکے پیاسے رہنے کی کوئی

ضرورت نہیں۔

سحری کے وقت اذان کہنا: ”عن عائشۃ“ ان بلالاً یؤذن بلیل فقال رسول اللہ ﷺ کلووا واشربوا حتی یؤذن ابن ام مکتوم فاتہ لا یؤذن حتی یطلع الفجر (بخاری ص ۲۵ جلد ۱)

حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ بلال رات کو تھان دیا کرتے تھے۔ اس لئے حضور ﷺ نے لوگوں کو فرمایا کہ تم کھانا چننا بند نہ کیا کرو۔ جب تک ابن ام مکتوم (عبداللہ) کی تھان نہ سن لو کیوں کہ وہ ”صبح صادق ہوئے بغیر تھان نہیں دیتے۔“

تشریح: اس سے یہ چیز ثابت ہوئی کہ گل حضرت ﷺ نے رمضان شریف میں دو مؤذن مقرر کئے ہوئے تھے۔ ایک سحری کی تھان دیتا تھا۔ دوسرا فجر کی، تاکہ لوگ تھان پہچان کر سحری کھانے میں غلطی نہ کریں۔

اذان سحری کی غرض: ”عن ابن مسعود قال: قال رسول اللہ ﷺ لا یمتنع احد منکم اذان بلال او قال نداء بلال فی مسجود فانہ یؤذن او قال ینادی لیرجع فتمکم و یوقظ نائمکم (مسلم جلد اول ص ۳۵۰)

حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم کو بلال کی تھان سحری کھانے سے نہ روکے۔ وہ تمہارے تھان گزروں کو گھر واپس لانے کے لئے فوراً سوئے ہوئے کو جگانے کے لئے تھان کہتا ہے۔

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ اس تھان کھلانے سے صرف یہ غرض تھی کہ قیام کرنے والوں کو مطلع کیا جائے اور سوئے ہوئے لوگوں کو جگایا جائے کہ وہ کھانے وغیرہ کی تیاری کر لیں۔

سحری کی اذان کے متعلق امام محمد کا فرمان: ”قال محمد: کان بلال ینادی بلیل فی شہر رمضان لسجود الناس“ (موطا امام محمد حرم ص ۱۵۰)

یعنی امام محمد (جو کہ امام ابو حنیفہ کے شاگرد ہیں) فرماتے ہیں کہ حضرت بلال ماہ رمضان میں رات کے حصہ میں لوگوں کو سحری کھلانے کی خاطر تھان دیا کرتے تھے۔

مذکورہ بالا حوالہ جات سے صاف طور پر ثابت ہو گیا کہ تھان سحری سنت نبوی ﷺ ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ یہ تھان سارا سال دینی چاہئے کہ صرف رمضان شریف میں۔

اس کے متعلق گزارش یہ ہے کہ احادیث نبوی میں اس کی صاف تصریح نہیں۔ صرف امام مالک اور امام محمد کے دو قول ہیں۔ امام مالک فرماتے ہیں کہ یہ تھان بیحد دینی چاہئے لیکن امام محمد کے نزدیک اس کے لئے صرف ماہ رمضان ہی مناسب ہے۔

ہمارے خیال میں سنت سارا سال ہی ادا ہونی چاہئے اگر یہ نہ ہو سکے تو کم از کم رمضان شریف میں تو اس پر ضرور عمل ہونا چاہئے۔ جذبہ محبت رسول ﷺ کا یہی مقام ہے کہ ہر سنت پر عمل کیا جائے۔ سنی کا مطلب سنت پر عمل کرنا ہے۔ ورنہ صرف نام سے چنداں فائدہ نہیں۔

لہذا تمام احباب سے استدعا ہے کہ جب ایک کام کے لئے کئی ثبوت موجود ہوں اور اس کے خلاف کوئی حکم نہ ہو تو اسے

کیوں چھوڑ جائے؟

آئیے! ہم سب مل کر پورے غلوں اور جذبہ کے ساتھ عمل کریں۔ ممکن ہے کہ ہمارا یہی عمل اس بے پرواہی کو پسند آ

جائے اور روزِ محشر ہماری بخشش کا ذریعہ بن جائے۔ وما علینا الا لبلاغ۔

وما ارید الا الاصلاح فی امور الدین والدنیا

سحری کا حکم : رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم لوگ سحری کھایا کرو اس لئے کہ سحری کھانے میں برکت ہوتی ہے۔ (مکھوٹہ)

یعنی قوت قائم رہتی ہے۔ اور آدمی ضعف، ناتوانی کا شکار نہیں ہونے پاتا جس سے وہ کسب معاش، عمل صالح اور عبادت الہی کے سلسلے میں تمام امور باسانی جالا تا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہمارے روزے اور اہل کتاب کے روزے کے درمیان فرق سحری کا ہی ہے۔ یعنی ہم سحری کھاتے ہیں وہ نہیں کھاتے۔ سحری کا وقت پچھانا اور سنت کے مطابق سحری کھانا افضل ہے۔

سحری کا وقت : نبی کریم ﷺ کی سحری اور اذانِ فجر کے درمیان بھر پچاس آیتیں پڑھنے کے وقفہ (فاصلہ) ہوتا تھا۔ اس لئے سحری کھانے میں تاخیر افضل ہے۔

سحری و افطار : عام طور پر لوگ سحری میں جلدی اور افطار میں دیر کرنے کو اچھا تصور کرتے ہیں اور اگر کوئی سنت صحیحہ کے مطابق سحری میں دیر (طلوعِ فجر سے پہلے) اور روزہ افطار کرنے میں جلدی (غروبِ شمس کے بعد) کرتا ہے تو لوگ اسے برا سمجھتے ہیں۔ حالانکہ سنت یہ ہے کہ سورج غروب ہوتے ہی روزہ افطار کر لیا جائے۔ اور سحری بھی بہت پہلے نہ کھائی جائے۔

افطاری میں جلدی کرنے کا حکم : رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تک لوگ افطار میں جلدی کریں گے وہ بھلائی میں رہیں گے اس لئے کہ یہود و نصاریٰ افطار میں تاخیر کرتے ہیں۔

قبولیت کی دعا : صحیح احادیث میں آتا ہے۔ کہ تین شخصوں کی دعا رد نہیں کی جاتی۔

(۱) روزہ دار کی دعا وقت افطار (۲) امام عادل کی دعا (۳) مظلوم کی دعا

روزہ دار کو دو خوشیاں : سید الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا: روزہ دار کے لئے دو خوشیاں ہیں۔

ایک خوشی اس وقت جب وہ روزہ افطار کرتا ہے۔

دوسری خوشی اس وقت نصیب ہوگی جب وہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے گا۔

روزہ کس چیز سے افطار کرنا سنت ہے ؟ روزہ ترکھوروں سے افطار کرنا چاہیے۔ اگر ترنہ ملیں تو خشک ہی

سے۔ ورنہ پانی سے افطار کرنا بھی سنت ہے۔ (ابوداؤد۔ ترمذی)

بعض لوگ نمک سے روزہ افطار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس سے زیادہ ثواب ملتا ہے۔ اس کا کتاب اللہ اور سنت رسول

اللہ ﷺ میں کوئی ثبوت نہیں ملتا۔ امام شوکانیؒ نے کھجور سے مراد تمام میٹھی چیزیں لی ہیں۔

روزہ کن اشیاء سے نہیں ٹوٹتا : (۱) تریا خشک مسواک کرنا (۲) خوشبو لگانا (۳) سر پر گیلیا کپڑا رکھنا (۴) آنکھوں

میں سرمہ یا کوئی دوائی ڈالنا (۵) سر بیڈن پر تیل لگانا (۶) احتلام ہو جانا (۷) خود خورد تے آجانا (۸) روزہ رکھ کر صحیح صادق کے بعد جنات

کا غسل کرنا۔ (۹) ہنڈیا کا نمک چمک کر فوراً تھوک دینا۔ (۱۰) چھینے لگوانا، بھر طیکہ کمزوری کا ڈرنہ ہو، (۱۱) دریا میں غوطہ لگانا جس سے ناک یا حلق کے ذریعے پانی اندر نہ جائے۔ (۱۲) ناک میں بغیر مبالغہ کے پانی چڑھانا (۱۳) لعاب دہن کا اندر ہی اندر پیٹ میں چلے جانا (۱۴) بلا مبالغہ کلی کرنا اور کلی کے بعد پانی کی تری کا تھوک کے ساتھ اندر چلے جانا (۱۵) مکھی کا حلق میں اتر جانا (۱۶) ناک میں بلا مبالغہ پانی چڑھانے وقت بغیر قصد و ارادہ کے پانی کا اندر چلے جانا۔ (۱۷) سوڑھے کے خون کا تھوک کے ساتھ اندر چلے جانا (۱۸) بھول کر کھاپی لینا (۱۹) دھوئیں یا آٹے کا اڑ کر اندر چلے جانا (۲۰) کان میں دوائی ڈالنا (۲۱) دانتوں میں اٹکے ہوئے رہیڑوں کا جو محسوس نہ ہوں اندر چلے جانا (۲۲) ٹینک لگوانا (مگر اجتناب بہتر ہے) (۲۳) بیوی کا بوسہ لینا یا محض ہمسکنا ہونا (مگر جو ان کو اس سے پرہیز کا حکم دیا گیا ہے۔

کن اشیاء سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے : (۱) دانستہ کھانا پینا (۲) دانستہ جماع کرنا (۳) قصد اترے کرنا (۴) حقہ سگریٹ وغیرہ پینا (۵) مبالغہ کے ساتھ ناک میں پانی یا دوئی چڑھانا یہاں تک کہ حلق کے نیچے اتر جائے۔ (۶) منہ کے علاوہ کسی زخم وغیرہ کے راستے سے یا نگلی کے ذریعہ سے غذا یا دوئی اندر پھپھانا (۷) عورت کو حیض یا نفاس کا خون آجائے (۸) جماع اور اس کے نفلحات سے۔

روزہ افطار کرانے کا ثواب : حضرت زید بن خالدؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : جو شخص روزے دار کا روزہ افطار کرے، یا کسی غازی کا سامان درست کرے تو اس کو اس کے برابر ثواب ملے گا۔ (شہقی)

لیلة القدر

یہ وہی مبارک رات ہے جس رات قرآن شریف لوح محفوظ سے آسمان دینا پر نازل ہوا۔ یہ وہی رات ہے جس کی شان میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ (لیلة القدر خیر من الف شہر) (قرآن) یعنی اس ایک رات کا قیام، ہزار ماہ یعنی ۸۳ سال اور چار ماہ کی عبادت سے افضل ہے۔

یہ وہی رات ہے جس دن حضرت جبرائیلؑ لا تعداد فرشتوں کے ساتھ زمین پر تشریف لاتے ہیں اور ذکر الہی کی مجالس میں شریک ہوتے ہیں اور ذکر الہی کرنے والوں کے حق میں استغفار کرتے ہیں۔ یہ وہی رات ہے جس رات آئندہ سال پیدا ہونے والوں کا اندازہ ہو جاتا ہے۔ یہ وہی رات ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے صلوات عام ہوتی ہے :

کہ اے گنہگارو! اٹھو، استغفار کرو، میری رحمت تمہاری خطائیں معنے کے لئے بے تاب ہے۔

اے بھوکے مرنے والو! اور اے دردور کی ٹھوکریں کھانے والو! اٹھو گڑاؤ اور ماگو میرا فضل جو ش مار رہا ہے۔

اور اے جتلان معصیت! میری پناہ میں آجاؤ کہ میں تمہارے روگ دور کرنے پر آمادہ ہوں اور یہ صدا صبح صادق کے طلوع

ہونے تک بدستور جاری رہتی ہے۔

عام طور پر مشہور ہے کہ لیلة القدر، ستائیسویں رات ہے لیکن یہ کلیہ درست نہیں اس رات کے متعلق نبی اکرم ﷺ نے

فرمایا کہ لیلة القدر ماہ مقدس کے آخری دہاکہ (یعنی آخری دس دنوں) کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔ پس ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶ اور ۲۹ ویں (پانچ) راتوں میں رحمت الہی کا طلب گار رہے۔ اور رب رحیم و کریم کے سامنے سر بکودرہ کر نہایت خلوص

و خشوع کے ساتھ یہ دعا کثرت سے پڑھے۔ ”اللهم انک عفو تحب العفو فاعف عني، (مشکوٰۃ)

مریض اور مسافر : مریض اور مسافر کو روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے۔ مگر رمضان المبارک کا مہینہ ختم ہونے کے بعد اس کی قضاء دینی ہوگی۔ (قرآن مجید)

حاملہ اور مرضعہ : حاملہ اور مرضعہ (یعنی دودھ پلانے والی) کو اگر خوف ہو کہ روزہ سے بچے کو نقصان پہنچے گا تو اس کو بھی روزہ نہ رکھنے کی رخصت ہے۔ ہاں روزانہ ایک مسکین کو کھانا کھلائے اور ممکن ہو تو بعد میں قضائی بھی کرے۔ (لین کثیر)

کفارہ : بلا عذر شرعی روزہ توڑنے کا کفارہ یہ ہے کہ غلام آزاد کرے۔ اگر اس کی طاقت نہ ہو تو مسلسل دو ماہ کے روزے رکھے، اگر یہ بھی طاقت نہ ہو تو یک وقت ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔ (ترمذی)

فدیہ : دائم الریض یا بہت بوڑھا جس میں روزہ رکھنے کی طاقت نہ ہو ہر روزے کے بدلے ایک مسکین کو صبح و شام کھانا کھلائے۔ (لین کثیر)

ایام حیض میں روزہ کی قضاء : حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ کے زمانہ میں ہم حیض کی حالت میں ہوتیں تو ہمیں روزہ کی قضا کا حکم دیتے مگر نماز کی قضا کا حکم نہ دیتے۔

تشریح : عورتیں ایام حیض میں نہ روزہ رکھیں اور نہ نماز پڑھیں البتہ روزہ کی قضا کریں اور نماز کی قضا نہ کریں اور یہی حکم نفاس والی عورت کا ہے کہ وہ نماز پڑھ سکتی ہے نہ روزہ رکھ سکتی ہے۔ پاک ہو کر روزوں کی قضا کرے اور نماز کی قضا نہ کرے۔

اعتکاف

اخیر عشرہ میں اعتکاف سنت ہے۔ اگر تمام بیستنی میں کوئی بھی نہ کرے تو سب کے ذمے ترک سنت کا وبال رہتا ہے۔

اعتکاف اس کو کہتے ہیں کہ اعتکاف کی نیت کر کے (نیت کے الفاظ زبان سے ادا کرنا بدعت ہے) مسجد میں رہ کر عبادت کرنا اور سوائے ضروری حاجت اور غسل اور وضو کے مسجد سے باہر نہ آنا۔ خاموش رہنا اعتکاف میں ہرگز ضروری نہیں البتہ نیک کلام کرنا اور بد کلامی و لڑائی جھگڑے سے بچنے کی پوری کوشش کرنی چاہیے۔

اعتکاف اس مسجد میں ہو سکتا ہے جس میں نماز پنجگانہ باجماعت ہوتی ہو۔ اگر پورے اخیر عشرہ کا اعتکاف کرنا ہو تو بیس تاریخ کو آفتاب غروب ہونے سے قبل مسجد میں چلا جائے۔ اور جب عید کا چاند نظر آئے تو اعتکاف چھوڑ دے۔ اور یہ بھی جائز ہے کہ ایک دور دراز ایک آدھ گھنٹہ کیلئے اعتکاف کی نیت سے مسجد میں رہے۔ دس دن کے اعتکاف کا ثواب دو حج اور دو عمرہ کے برابر ہے۔

صدقہ فطر

صدقہ فطر کس پر فرض ہے؟ صدقہ فطر کے لئے ضروری نہیں کہ وہی لوگ ادا کریں جو صاحب نصاب ہوں بلکہ جس طرح ایک امیر اور دولت مند پر فرض ہے۔ اسی طرح غریب پر بھی فرض ہے کہ جس کے پاس عید کے دن اپنے اہل و عیال سے، اس قدر زائد خوراک موجود ہو کہ وہ ہر ایک کی طرف سے ایک صاع غلہ دے سکے۔ اگر پورا نہ ہو تو بچتا ہوا تانہی دے دے۔ بلکہ غرباء کو امیروں کے دیئے ہوئے میں سے صدقہ فطر ادا کرنا چاہئے۔ (ترمذی شریف)

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں: ”فرض رسول اللہ ﷺ زکوٰۃ الفطر من رمضان صاعاً من تمر و صاعاً من شعیر علی العبد والحر والذکر والانثی والصغیر والكبیر من المسلمین۔“

(بخاری و مسلم)

یعنی آنحضرت ﷺ نے صدقہ فطر ایک صاع کھجوروں سے یا ایک صاع (دو سیر گیارہ چھٹانک) جو سے۔ غلام آزاد، مرد و عورت بالغ و نابالغ تمام مسلمانوں پر فرض کیا ہے۔

نوٹ: اگر کوئی شخص عید گاہ جانے سے چند منٹ پہلے مسلمان ہو جائے تو اس پر بھی صدقہ فطر واجب ہے۔ اور جو بچہ عید سے پہلے پیدا ہو جائے اس کا بھی صدقہ فطر ادا کرنا ضروری ہے۔

صاع کا وزن: صاع مدینہ معتبر ہے۔ اور اس کا صحیح اندازہ پانچ رطل اور تمانی رطل ہے۔ اس حساب سے صاع (دو سیر گیارہ چھٹانک (پاکستانی) ہوتا ہے۔ یہ امام شافعی کا اندازہ ہے جو سلف کے زیادہ قریب ہے اور یہی قول راجح ہے۔

اور صاع عراقی و کوئی وغیرہ جو امام ابو حنیفہ کا قول ہے وہ صحیح نہیں کیونکہ احادیث سے ثابت ہے کہ صاع مدینہ منورہ کا اور وزن اہل مکہ کا معتبر ہے، یہی وجہ ہے کہ امام ابو حنیفہ کے شاگرد امام ابو یوسف نے بھی امام شافعی کے قول کی طرف رجوع کیا ہے۔ اس سے زیادہ اس کے بارے میں تحقیق کیا ہو سکتی ہے؟

صدقہ فطر کس وقت ادا کیا جائے؟ صدقہ فطر نماز عید سے پہلے ادا کرنا چاہئے اگر عید کی نماز کے بعد ادا کیا جائے گا تو وہ صدقہ فطر شمار نہیں ہوگا بلکہ ایک عام صدقہ ہوگا۔ (ترمذی)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: ”امر رسول اللہ ﷺ بزیکوٰۃ الفطر قبل خروج الناس الی المصلی“ (صحیح بخاری) یعنی نبی کریم ﷺ نے عید گاہ جانے سے پہلے صدقہ فطر ادا کرنے کا حکم دیا، بلکہ بہتر یہ ہے کہ عید سے ایک روز پہلے ہی ادا کیا جائے۔ تاکہ غریب بچارے ضروریات عید خرید سکیں۔

نوٹ: صدقہ فطر ہر قسم کے اناج یا کھجور یا پنیر یا کٹے یا کشمش بھر ایک صاع (دو سیر گیارہ چھٹانک) یعنی کس ادا کرنا چاہئے (زاد المعاد) اگر نقد روپے دینا چاہے تو نو کورہ اشیاء کے ہماؤ کے مطابق دے سکتا ہے۔